فون نمبر ۹ ۴
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۰
خطبہ نمبر ۲۵

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم پنجشنبہ
The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱	۲۵ احسان ۱۳۴۶ ھش ۱۶ ربیع الاول ۱۳۸۷ھ ۲۵ جون ۱۹۶۷ء	نمبر ۱۳۸

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۴ جون۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

ربوہ ۲۴ جون۔ حضرت قاضی محمد عبد اللہ صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ۳۱۳ صحابہ میں سے ہیں دو تین دن سے گرمی کے باعث سخت ضعف اور کمزوری محسوس فرماتے ہیں۔ کل شام کافی دیر تک غنودگی کا دورہ رہا۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت قاضی صاحب کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

خطبہ جمعہ

تعمیر بیت اللہ کے تمام مقاصد رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے ذریعے پورے ہوئے

غلبہ اسلام کے لئے آئندہ نسلوں کی صحیح تربیت نہایت ضروری ہے

اس سلسلے میں جو اہم ذمہ داریاں مَیں آپ پر ڈالنا چاہتا ہوں انہیں نبھانے کے لئے تیار ہو جاؤ

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۶ جون ۱۹۶۷ء بمقام ربوہ

مرتبہ:۔ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

کل قریباً سارا دن شدید دردِ سر کا دورہ رہا اور اس وقت مَیں کافی ضعف محسوس کر رہا ہوں لیکن مَیں چاہتا تھا کہ جن تیئیس ۲۳ مقاصد کے متعلق (جن کا تعلق بیت اللہ سے ہے) مَیں نے سلسلۂ خطبات شروع کیا ہے اس کو جاری رکھوں اور جو آخری غرض اور مقصد بیان ہونا رہ گیا تھا۔ اس کے متعلق آج کے خطبہ میں اپنے خیالات کا اظہار کروں۔

تعمیر بیت اللہ کی ۲۳ ویں غرض

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِكَ وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَیُزَكِّیْهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ۠ (البقرہ ۱۳۰)

میں بیان ہوئی تھی اور اس آیت میں بتایا گیا تھا کہ ایک ایسا نبی یہاں مبعوث کیا جائے گا جو قیامت تک زندہ رہے گا اور اپنے فیوض کے ذریعہ اور افاضۂ روحانی کی وجہ سے اس پر کبھی موت وارد نہ ہوگی ہمیشہ کی زندگی انہیں عطا کی جائیگی اور اسے ایک ایسی شریعت دی جائیگی جو ہمیشہ رہنے والی ہوگی، منسوخ نہیں ہوگی۔ کیونکہ وہ "اَلْکِتَاب" (ایک کامل اور مکمل شریعت) ہوگی اور ایک ایسی امت پیدا کی جائے گی جو بصیرت پر قائم ہوگی۔ حکمت انہیں سمجھائی جائیگی اور دلائل انہیں عطا کئے جائیں گے اور زندہ خدا اور زندہ نبی اور زندہ شریعت سے ان کا تعلق ہوگا۔

یہ مقصد بھی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پورا ہوا ہے۔ جیسا کہ خود قرآن کریم نے اس کا دعوے کیا ہے۔ جس پر مَیں ابھی روشنی ڈالوں گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"دیکھو ابراہیم علیہ السلام نے ایک دعا کی تھی کہ اس کی اولاد میں سے عرب میں ایک نبی ہو۔ پھر کیا وہ اسی وقت قبول ہوگئی۔ ابراہیم علیہ السلام کے بعد ایک عرصۂ دراز تک کسی کو خیال بھی نہیں آیا کہ اس دعا کا کیا اثر ہوا لیکن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی صورت میں وہ دعا پوری ہوئی اور پھر کس شان کے ساتھ پوری ہوئی۔" (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۴۲۰)

مسعود احمد مبشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

اس آیۂ کریمہ میں

پانچ باتوں کا ذکر ہے

اوّل - عبدِ کامل کے ظہور کا

دوسرے - آیات بیّنات کے لامتناہی سلسلہ کا

تیسرے - کامل شریعت کے نزول اور قیامت تک اس کے قائم رہنے کا

چوتھے - احکامِ شریعت کی حکمت بیان کرنے کا اور

پانچویں - یہ بتایا گیا ہے کہ اس کے نتیجہ میں قدوسیوں کی ایک جماعت قیامت تک پیدا ہوتی رہے گی۔

قرآن کریم کے متعدد مقامات پر یہ دعوےٰ کیا گیا ہے کہ ان ابراہیمی دعاؤں کے نتیجہ میں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی ہے۔ اس وقت میں سورۂ نمل کی چند آیات اپنے دوستوں کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِيْ حَرَّمَهَا وَلَهٗ كُلُّ شَيْءٍ وَّ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ وَاَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ وَمَنْ ضَلَّ فَقُلْ اِنَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ۝ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ سَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ فَتَعْرِفُوْنَهَا ۭ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ (آیت ۹۲ تا ۹۴)

جب ہم اس بات کا جو پہلی آیت میں بیان ہوئی ہے (یعنی رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ) تجزیہ کرتے ہیں اور سیاق و سباق کو سامنے رکھ کر اور ضمیر کو ظاہر کر کے دیکھتے ہیں تو اس کے یہ معنی ہماری سمجھ میں آتے ہیں کہ ابراہیم اور اسمٰعیل علیہما السلام کی دعا رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ کا یہ مفہوم ہے کہ اے ابراہیم اور اسمٰعیل کے رب جن کے ذریعہ سے تو نے ازسرِنو تعمیر کعبہ کروائی ہے۔ اور اپنے معزز گھر کی حرمت کا اعلان کیا ہے تو اس بیت حرام میں رہنے والوں میں سے ایک عظیم روح کو کھڑا کر اس کو اپنی ربوبیت میں لے۔ اسے مصطفیٰ اور مجتبیٰ بنا اور اپنے انتہائی قرب سے اس کو نواز اور ایک کامل اور مکمل شریعت دیکر اپنے رسول اور کامل مقتدیٰ کی حیثیت میں اسے دنیا کی طرف بھیج۔ تا وہ بنی نوع انسان کو اللہ رب العالمین کی طرف بلاتے اور توحید خالص پر انہیں قائم کرے اللہ تعالےٰ نے اس دعا کو قبول فرمایا۔ اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے منہ سے

دنیا میں یہ منادی کروائی

کہ اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِيْ حَرَّمَهَا۔

ابراہیم اور اسمٰعیل علیہما السلام کی دعا قبول ہوئی اور مجھے رب العالمین نے حکم دیا ہے کہ میں اس بلدِ حرام، اس بیت اللہ کے رب کی عبادت کو اپنے کمال تک پہنچا کر ایک عبدِ کامل کی شکل میں ظاہر ہو کر بنی نوع انسان کو اللہ ربّ کعبہ ربّ بلدِ حرام کی طرف بلاؤں۔ اس ہستی کی طرف (وَلَهٗ كُلُّ شَيْءٍ) جو کامل قدرتوں والی ہے اور تمام اسمائے حسنیٰ سے متصف ہے جو چاہتی ہے وہ ہستی کرتی ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت اس کے مقابل نہیں ٹھہر سکتی۔ اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اَلْمُسْلِمُوْن کے گروہ میں شامل ہو کر ایک مسلم کا کامل نمونہ دنیا کے سامنے پیش کروں۔ غرض وہاں ابراہیمؑ اور ان کی نسل کے منہ سے یہ دعا نکلوائی۔ اور قرآن کریم نے اسے محفوظ کیا اور یہاں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے منہ سے دنیا میں یہ منادی کروائی کہ اس بلدِ حرام کے رب کی عبادت کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور ابراہیمی دعاؤں کے نتیجہ میں آج دنیا کی ہدایت کے لئے کھڑا ہوں۔

دوسری، تیسری اور چوتھی بات جو یہاں بیان ہوئی تھی وہ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ میں بیان ہوئی تھی یعنی ایک عبدِ کامل ظاہر ہوگا اور عبدِ کامل کے ظہور کے ساتھ دنیا

آیات بیّنات کا ایک لامتناہی سلسلہ

مشاہدہ کرنے لگے گی۔ وہ الکتاب کی تعلیم دے گا اور جو احکام وہ اس کامل اور مکمل کتاب سے بیان کرے گا۔ ان کی حکمت بھی ساتھ ہی ساتھ انہیں بتائے گا۔ دیکھو وَاَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ میں یہ تینوں باتیں پائی جاتی ہیں۔ آیات کا بیان کرنا کتاب کا سکھانا اور حکمت اور وجوہ کے متعلق تفصیلی روشنی ڈالنا یہ تینوں چیزیں جو اس دعا میں شامل تھیں وہ اَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ میں پائی جاتی ہیں کیونکہ قرآن کریم کے محاورہ میں تلاوت کا لفظ آیات کے بیان کرنے اور ان کے سیکھنے سکھانے اور ان سے اثر قبول کرنے اور ان کے مطابق اپنی زندگی کو ڈھالنے کے متعلق بھی بولا جاتا ہے اور کتاب اور اس کی حکمت کو پڑھنے سننے اور اس پر عمل کرنے اور کروانے کے لئے بھی بولا جاتا ہے۔ مفردات راغب میں اَلتِّلَاوَةُ کے لغوی معنے یہ کئے گئے ہیں کہ

اَلتِّلَاوَةُ تَخْتَصُّ بِاِتِّبَاعِ كُتُبِ اللّٰهِ الْمُنَزَّلَةِ تَارَةً بِالْقِرَاءَةِ وَتَارَةً بِالْاِرْتِسَامِ لِمَا فِيْهَا مِنْ اَمْرٍ وَنَهْيٍ وَتَرْغِيْبٍ وَتَرْهِيْبٍ

کہ تلاوت خاص طور پر مخصوص ہے اس معنی کے ادا کرنے میں کہ ان کتب کی اتباع کی جائے جو آسمان سے نازل ہوتی ہیں اور یہ اتباع دو طریق سے ہوتی ہے۔ قرأت کے ساتھ اور احکام پر عمل پیرا ہو کر (حکم کو تسلیم کرتے ہوئے اس کے اندر جو اوامر و نواہی ہیں ان پر عمل پیرا ہونا بھی تلاوت کے اندر شامل ہے) اور ترغیب و ترہیب کے ذریعہ سے وہ کتاب جو اثر ڈالنا چاہتی اس اثر کو قبول کرے یعنی جو حکمتیں بیان کی گئی ہوں ان حکمتوں سے متاثر ہونا۔ یہ معنی بھی تلاوت کے اندر پائے جاتے ہیں۔

قرآن کریم میں سورۂ انفال میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا

یعنی کہ

مومن وہ ہیں

کہ جب آیاتِ آسمانی ان پر تلاوت کی جاتی ہیں تو ان کے زیادتی ایمان کا باعث بنتی ہے میں یہاں یہ بتا رہا ہوں کہ آیات کے متعلق بھی تلاوت کا لفظ قرآن کے محاورہ میں استعمال ہوا ہے اسی طرح کتاب کے پڑھنے اور جو کچھ اس میں بیان کیا گیا ہے۔ اس پر عمل کرنے اور دنیا کے لئے اپنا اسوہ پیش کرنے کے متعلق بھی تلاوت کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ (عنکبوت ع ۵)

کہ اپنے رب کی کتاب میں سے جو وحی تیرے پر نازل ہو رہی ہے (وحی کا سلسلہ اس وقت جاری تھا) اس کی تلاوت کر یعنی اس پر عمل پیرا ہو اور اسے پڑھ (آدمی جو کچھ پڑھتا ہے۔ وہ دوسرے کو سنانے کے لئے بھی پڑھتا ہے اور اپنے لئے بھی اور چونکہ پہلے مخاطب اس کے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اسی لئے

اس کے معنی یہ ہوں گے

کہ عمل پیدا ہو کر ان لوگوں کے لئے قابلِ تقلید نمونہ بن جا) انبیاء علیہم السلام کے متعلق قرآن کریم نے ہمیشہ یہ فرمایا ہے کہ ان میں سے ہر ایک کا دعوےٰ اور ندا یہی ہوتی ہے کہ مَیں اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ہوں یعنی سب سے پہلے مَیں ہی ان احکام اور نواہی پر عمل کرنے والا ہوں۔ مَیں اپنی گردن خدا کے حکم کے نیچے رکھتا ہوں اور اس رنگ میں تمہارے لئے بطور قائد کے ایک نمونہ پیش کرتا ہوں۔ مَیں یہ نہیں کہتا کہ یہ راستہ اللہ تک پہنچاتا ہے تم اس پر چلو۔ مَیں یہ کہتا ہوں کہ یہ راستہ خدا کی طرف پہنچانے والا ہے۔ مَیں اس پر چل رہا ہوں۔ میرے پیچھے پیچھے آؤ تا کہ تم بھی خدا تک پہنچ جاؤ۔ پس لغوی معنی کے لحاظ سے علم و عمل سے اس کی اتباع کرنا مفردات راغب کے نزدیک تلاوت کے معنی میں شامل ہے، علم سے اتباع کرنا حکمت کی باتیں بتا کر اور عمل سے اتباع کرنا ان باتوں کے مطابق اپنی زندگی کو ڈھال کر۔ غرض اللہ تعالیٰ نے یہاں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے مُنہ سے یہ کہلوایا کہ

وَاَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ

مجھے اللہ تعالےٰ کا یہ حکم ہے کہ مَیں یہ قرآن تمہیں پڑھ کے سُناؤں۔ قرآن کا لفظ خود قرآن کریم نے آیات کے لئے بھی استعمال کیا ہے۔ فرمایا بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ (عنکبوت) کہ یہ آیات بینات ہیں اور اس لئے

اَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ

کے معنی یہ ہوں گے کہ مَیں آیاتِ بیّنات تمہارے سامنے پڑھ کے سُناؤں۔ اسی طرح قرآن کریم کا یہ دعوےٰ بھی ہے کہ وہ ایک کامل شریعت ہے۔ اس لئے

اَنْ اَتْلُوَ الْقُرْاٰنَ

کے معنی یہ ہوں گے کہ خدا نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ تمہارے سامنے کامل شریعت کتاب کی شکل میں بھی اور اوّل المسلمین کی شکل میں بھی رکھوں۔ کیونکہ جب آپ کے اخلاق کے متعلق سوال کیا گیا تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا تم قرآن کو پڑھ لو (کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْاٰنَ)

پس دعا یہ تھی کہ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ۔ وہ نبی آیاتِ بیّنات دُنیا کے سامنے پیش کرتا چلا جائے۔ اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ دعا قبول ہوئی اور خدا کے حکم سے مَیں

اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ

قرآن کریم کی آیات و بیّنات

دنیا کے سامنے رکھ رہا ہوں۔

پھر دعا یہ تھی کہ

يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ

اور نبیٔ کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ

مَیں کامل شریعت اس دعا کی قبولیت کی وجہ سے دنیا کے سامنے رکھ رہا ہوں۔

پھر دعا یہ تھی کہ وہ حکمت کی باتیں سکھائے اور نبیٔ کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ

مَیں یہ قرآن جو حکمت سے پُر اور بھرا ہؤا ہے اور حِكْمَةٌۢ بَالِغَةٌ ہے اسے دنیا کے سامنے رکھ رہا ہوں۔ تو ان تینوں دعاؤں کی قبولیت کے نتیجہ میں نبیٔ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے مُنہ سے ایک دو لفظی فقرہ کہلوایا اور تینوں باتوں کی طرف اشارہ کر دیا اور ان معنے کی لُغت بھی تصدیق کرتی ہے۔

پانچویں چیز یہ تھی کہ

يُزَكِّيْهِمْ

وہ ان کا تزکیہ کرے۔ نبیٔ کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے يُزَكِّيْهِمْ کے مقابلہ میں ان آیات میں یہ فرمایا کہ

فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ یونس ع"

یعنی دعا کے مفہوم سے زائد مفہوم دنیا کے سامنے رکھا۔ فَمَنِ اهْتَدٰى میں یہ اعلان کیا کہ مَیں تزکیۂ نفس کے سارے سامان لے کر تمہارے پاس آیا ہوں اس لئے يُزَكِّيْهِمْ والی دعا پوری ہو گئی۔ لیکن مَیں تمہیں یہ بتاتا ہوں کہ تمہارا تزکیہ نفس کسی جبر کے نتیجہ میں نہیں کیا جائے گا تزکیہ نفس کے یہ سامان ہیں۔ مَیں ان سامانوں کو تمہارے سامنے رکھتا ہوں۔

فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ

اب تمہیں خود مجاہدہ کر کے، اب تمہیں خود قربانیاں دے کر، اب تمہیں تو دخلوص نیت کا اظہار کرتے ہوئے خدا کی راہ میں اپنی جانوں کو لٹا کر

اپنے لئے تزکیہ نفس پیدا کرنا ہو گا

سامان مَیں لے آیا ہوں مگر یہ تزکیۂ نفس جبراً تم پر ٹھونسا نہیں جائے گا بلکہ آزادیٔ ضمیر ہے۔ تزکیہ کا سامان ہے ان کا استعمال کرنا۔ ان سے فائدہ اٹھانا۔ اس کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ کے قرب کو حاصل کرنا اور طہارت اور پاکیزگی کا مل جانا۔ اس کیلئے تمہیں کوشش کرنی پڑے گی۔ کوئی غیر یا بالائی طاقت تمہیں مجبور کر کے تمہارا تزکیۂ نفس نہیں کرے گی اور نہ کر سکتی ہے تو

فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ

ہدایت کا سامان آ گیا ہے۔ تزکیہ نفس کا سامان آ گیا ہے جو شخص اس تزکیہ نفس کے سامان سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے لئے ہدایت کی راہ کو ڈھونڈ لیتا ہے وہ اپنے نفس کو فائدہ پہنچانے والا ہے۔

وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا (یونس ع")

اور جو تزکیۂ نفس کے سامانوں سے فائدہ نہیں اٹھاتا اور ہدایت کی راہوں کی طرف متوجہ نہیں ہوتا، ہدایت کی راہوں کی بجائے ضلالت کی راہوں پر چل پڑتا ہے اور اپنے پیدا کرنے والے رب کی بجائے شیطان کی طرف مُنہ کر کے اس کی پیروی کرنے لگتا ہے، تو مَیں اسے یہ بتا دیتا ہوں کہ تمہیں اس گمراہی سے روکنے کیلئے بھی

جبر سے کام نہیں لیا جائے گا

اِنَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ (نمل ۹۳)

مَیں تو ڈرانے والے مُنذر رسولوں میں سے ایک رسول ہوں۔ یہ صحیح ہے کہ سب سے بڑا ہوں۔ سب سے افضل ہوں۔ سب سے اعلےٰ ہوں۔ اللہ تعالیٰ سے قریب تر ہوں لیکن میری حیثیت مُنذر کے علاوہ اور کچھ نہیں۔ مَیں نے تم پر جبر نہیں کرنا مَیں نے جبر سے ضلالت کی راہوں سے تمہیں ہٹانا نہیں اور ہدایت کی راہوں کی طرف تمہیں لانا نہیں

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ

یہ کہہ دے کہ اللہ ہی کی سب تعریف ہے جس نے اسلام میں آیاتِ بیّنات اور اَلْكِتٰبَ اور اَلْحِكْمَةَ اور تزکیہ کے سامان پیدا کر دئے اور ایک ایسے رسول کو مبعوث فرمایا جس نے کامل نمونہ دنیا کے سامنے رکھا جس کی پیروی اور اتباع کے نتیجہ میں انسان اپنے رب کی محبت کو پا لیتا ہے اور اس کے انعامات کا

وارث بن جاتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سب تعریفوں کا مستحق ہے وہ خدا سَیُرِیْکُمْ اٰیَاتِہٖ فَتَعْرِفُوْنَھَا جو اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے وقت پھر اپنی آیات بیّنات اور قرآنِ کریم کے علوم کو ظاہر کرے گا۔ اس کی حکمتوں کو بیان کرے گا اور ایسے سامان پیدا کر دے گا کہ دنیا کے لئے دین کی راہوں پر چلنا آسان ہو جائے گا اور بشاشتِ قلب کے ساتھ وہ اپنے رب کے لئے قربانیاں دینے لگیں گے اور تکمیل اشاعتِ دین کے وقت یعنی

اسلام کی نشأۃِ ثانیہ کے زمانہ میں

ایک عالَم کا عالَم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی گود میں، آپؐ کی رحمت کے سایہ میں آ جائے گا اور اس وقت خدا تعالیٰ کے وہ وعدے بھی پورے ہوں گے جو اس نے ابتداء ہی میں دئے تھے کہ تمام بنی نوع انسان اللہ کی محبوب اُمّتِ واحدہ بنا دئے جائیں گے۔

غرض اس آیہ کریمہ میں یعنی رَبَّنَا وَابْعَثْ فِیْھِمْ رَسُوْلًا مِّنْھُمْ الخ میں پانچ باتیں بیان ہوئی تھیں ایک مقصد اور دعا تو یہ تھی کہ ان میں ایک ایسا رسول مبعوث ہو جس کی یہ صفات ہوں جو یہاں بیان کی گئی ہیں جو کامل اُسوۂ حسنہ ہو جس کے ذریعہ سے ہمیشہ روحانی فیض جاری رہے اور دوسرے آیات بیّنات کا لامتناہی سلسلہ دنیا کو مل جائے۔ تیسرے ایک ایسی کامل شریعت ہو کہ جس میں قیامت تک کوئی رخنہ اور فساد داخل نہ ہو سکے اور چوتھے انسانی عقل جو اپنے عروج اور کمال کو پہنچ چکی ہوگی اس وقت ان کو حکمت کی باتیں وہ بتائے، وجہ بتائے اور دلیل دے کہ یہ حکم اس وجہ سے دیا جا رہا ہے اور پانچویں اسکے نتیجہ میں ان کے تزکیۂ نفوس کے سامان پیدا کر دے۔

دراصل تزکیۂ نفوس آیات بیّنات کے بغیر اور شریعت کے احکام جو کھول کر بیان کئے گئے ہوں جن کی حکمتیں بیان کی گئی ہوں، ان کے بغیر ممکن ہی نہیں۔ اور اصل مقصد یہ تھا کہ اُمّتِ محمدیہ کی پیدائش کی اور قیام کی جو بنیادی غرض ہے وہ پوری ہو۔ اور جو شخص نبیٔ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اسوۂ حسنہ سمجھتا اور اس کی پیروی کرتا ہے، جو شخص آیات بیّنات سے فائدہ اٹھاتا ہے، جو شخص کامل شریعت کے احکام اور نواہی کا علم حاصل کرتا ہے اور اس کی حکمتوں سے واقف ہو جاتا ہے اور ان پر عمل کرتا ہے اور اس طرح پر وہ تزکیہ نفس حاصل کر لیتا ہے، وہ شخص اور وہ قوم وہ ہے جس کے متعلق ان آیات کی ابتداء میں یہ کہا گیا تھا کہ "وُضِعَ لِلنَّاسِ" اور فرمایا تھا

کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ

تو

ان آیات کی ابتداء

اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ سے ہوئی تھی اور انتہا جو ہے وہ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِیْھِمْ رَسُوْلًا مِّنْھُمْ میں بیان کی گئی ہے۔ دراصل رَبَّنَا وَابْعَثْ فِیْھِمْ رَسُوْلًا مِّنْھُمْ میں جو باتیں بیان ہوئی ہیں ان کے بغیر وہ بائیس مقاصد حاصل نہیں ہو سکتے جن کا ذکر ان آیات میں ہے اور جن پر میں کچھ روشنی پہلے ڈال چکا ہوں۔ اور جب تک وہ مقاصد حاصل نہ ہوں اس وقت تک اُمّتِ مسلمہ خیر امّت نہیں بن سکتی۔ قرآن کریم کے الکتاب ہونے کے متعلق اور قرآن کریم کے شریعت کی حکمتوں کے بیان کرنے کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دو اقتباسات بھی اس وقت میں دوستوں کو سنانا چاہتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"آج روئے زمین پر سب الہامی کتابوں میں سے ایک فرقان مجید ہی ہے کہ جس کا کلامِ الٰہی ہونا دلائلِ قطعیہ سے ثابت ہے۔۔۔۔ جس کے عقائد ایسے کامل اور مستحکم ہیں جو براہینِ قویّہ ان کی صداقت پر شاہدِ ناطق ہیں جس کے احکام حق محض پر قائم ہیں۔۔۔۔ جس میں یہ خوبی ہے کہ۔۔۔۔ کسی اعتقاد کو زبردستی تسلیم کرانا نہیں چاہتا بلکہ جو تعلیم دیتا ہے اس کی صداقت کی وجوہات پہلے دکھلا لیتا ہے اور ہر ایک مطلب اور مدّعا کو حجج اور براہین سے ثابت کرتا ہے اور ہر ایک اصول کی حقیّت پر دلائلِ واضح بیان کر کے مرتبۂ یقینِ کامل اور معرفتِ تام تک پہنچاتا ہے اور جو جو خرابیاں اور ناپاکیاں اور خلل اور فساد لوگوں کے عقائد اور اعمال اور اقوال اور افعال میں پڑے ہوئے ہیں ان

تمام مفاسد کو روشن براہین سے دُور کرتا ہے

اور وہ تمام آداب سکھاتا ہے جن کا جاننا انسان کو انسان بننے کے لئے نہایت ضروری ہے اور ہر ایک فساد کی اس زور سے مدافعت کرتا ہے کہ جس زور سے وہ آجکل پھیلا ہوا ہے اس کی تعلیم نہایت مستقیم اور قوی اور سلیم ہے۔" (براہین احمدیہ صفحہ ۹۱-۹۲)

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"وہی معارف دقیقہ ہیں جن کو فرقانِ مجید میں حکمت کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے

یُؤْتِی الْحِکْمَۃَ مَنْ یَّشَآءُ وَمَنْ یُّؤْتَ الْحِکْمَۃَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَیْرًا کَثِیْرًا۔

یعنی خدا جس کو چاہتا ہے حکمت دیتا ہے اور جس کو حکمت دی گئی اس کو خیر کثیر دی گئی ہے یعنی حکمت خیر کثیر پر مشتمل ہے اور جس نے حکمت پائی اس نے خیر کثیر کو پا لیا۔ سو یہ علوم و معارف جو دوسرے لفظوں میں حکمت کے نام سے موسوم ہیں یہ خیر کثیر پر مشتمل ہونے کی وجہ سے بحرِ محیط کے رنگ میں ہیں جو کلامِ الٰہی کے تابعین کو دئے جاتے ہیں اور ان کے فکر اور نظر میں ایک ایسی برکت رکھی جاتی ہے جو اعلیٰ درجہ کے حقائقِ حقّہ اُن کے نفسِ آئینہ صفت پر منعکس ہوتے رہتے ہیں اور کامل صداقتیں ان پر منکشف ہوتی رہتی ہیں۔" (براہین احمدیہ صفحہ ۴۴۵)

غرض

یہ تیئس مقاصد ہیں

جن کا تعلق بیت اللہ کی از سرِ نو تعمیر سے ہے اور اس کے بیان کی ضرورت یہ پڑی کہ ایک دن اللہ تعالےٰ نے بڑے زور کے ساتھ مجھے اس طرف متوجہ کیا کہ موجودہ نسل کا جو تیسری نسل احمدیت کی کہلا سکتی ہے صحیح تربیت پانا غلبۂ اسلام کے لئے اشد ضروری ہے۔ یعنی احمدیوں میں سے وہ جو ۲۵ سال کی عمر کے اندر اندر ہیں یا جن کو احمدیت میں داخل ہوئے ابھی پندرہ سال نہیں گزرے اس گروہ کی اگر صحیح تربیت نہ کی گئی تو ان مقاصد کے حصول میں بڑی روکاوٹیں پیدا ہو جائیں گی جن مقاصد کے حصول کے لئے اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جَرِیُّ اللّٰہِ فِیْ حُلَلِ الْاَنْبِیَاءِ

ی شکل میں دنیا کی طرف مبعوث فرمایا اور جن مقاصد کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کو قائم کیا ہے۔ پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے میری توجہ اس طرف پھیری کہ اس گروہ کی تربیت کے لئے جو طریق اختیار کرنے چاہئیں۔ ان کا بیان ان آیات میں ہے۔ جن کے اوپر میں خطبات دے رہا ہوں۔ اور اگر ان مقاصد کو صحیح طور پر سمجھ لیا جائے اور ان کے حصول کی کوشش کی جائے تو خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ ہماری پود صحیح رنگ میں تربیت حاصل کر کے وہ ذمہ داریاں نباہ سکے گی جو ذمہ داریاں عنقریب ان کے کندھوں پر پڑنے والی ہیں کیونکہ میری توجہ کو اس طرف پھیرا گیا تھا کہ

آئندہ بیس پچیس سال

اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے بڑے ہی اہم اور انقلابی ہیں اور اسلام کے غلبہ کے بڑے سامان اسی زمانہ میں پیدا کئے جائیں گے اور دنیا کثرت سے اسلام میں داخل ہوگی یا اسلام کی طرف متوجہ ہو رہی ہوگی۔ اس وقت اسی کثرت کے ساتھ ان میں مربی اور معلم چاہئیں ہوں گے۔ وہ معلم اور مربی جماعت کہاں سے لائے گی اگر آج اس کی فکر نہ کی گئی۔ اس لئے اس کی فکر کرو اور ان مقاصد کو سامنے رکھو جو ان آیات میں بیان ہوئے ہیں۔ اور ان مقاصد کے حصول کے لئے جس رنگ کی تربیت کی ضرورت ہے اللہ تعالیٰ کے کلام پاک کی روشنی میں اسی قسم کی تربیت اپنے نوجوانوں کو دو تا جب وقت آئے تو بڑی کثرت سے ان میں سے اسلام کے لئے بطور مربی اور معلم کے زندگیاں وقف کرنے والے موجود ہوں تا وہ مقصد پورا ہو جائے کہ تمام بنی نوع انسان کو علیٰ دینٍ واحدٍ جمع کر دیا جائے گا۔

ان خطبات کے دوران

ایک بزرگ نے مجھے لکھا

کہ آپ کے جو خطبات ہو رہے ہیں ان کا تعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک الہام سے بھی ہے۔ جو تذکرہ کے [illegible] پر درج ہے۔ اور اس کے الفاظ یہ ہیں۔

"جو شخص کعبہ کی بنیاد کو ایک حکمتِ الٰہی کا مسئلہ سمجھتا ہے وہ بڑا عقلمند ہے کیونکہ اس کو اسرارِ ملکوتی سے حصہ ہے۔"

پس میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے جو میری توجہ کو اس طرف پھیرا خدا یہ چاہتا ہے کہ قوم کے بزرگ بھی اور قوم کے نوجوان بھی قوم کے مرد بھی اور قوم کی عورتیں بھی اس حکمت الٰہیہ کو سمجھنے لگیں جس حکمت الٰہی کا تعلق خانہ کعبہ کی بنیاد سے ہے تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اُولُوا الْاَلْبَاب ٹھہریں اور اس کی آواز کو اور اس کے احکام کو اور احکام کی حکمتوں کو سمجھنے کے قابل ہو جائیں اور ان قدوسیوں کے گروہ میں شامل ہوں کہ جن پر اللہ تعالیٰ کے ہر آن فضل ہوتے رہتے ہیں

اگرچہ جو منصوبہ یا سکیم میں جماعت کے سامنے رکھوں گا۔ اس کا اصل مقصد ان نوجوانوں کی تربیت ہے جن کی عمر اگر وہ احمدیت میں پیدا ہوئے ہیں تو ابھی ۲۵ سال تک کی ہے۔ یا ان کی عمر اگر وہ جماعت میں نئے داخل ہونے والے ہیں تو ۱۵ سال کی ہے۔ لیکن اس تربیت کے لئے جو ان بچوں کی ہم نے کرنی ہے ان کے بڑوں کی

تربیت کرنا ضروری ہے

تاکہ وہ اس نسل کی تربیت کر سکیں۔ پس دوسرے نمبر پر مخاطب جماعت کے سب مرد اور جماعت کی سب بہنیں ہیں جن کی عمر اس وقت ۲۵ سال سے اوپر ہے کیونکہ ان لاکھوں نوجوانوں کی تربیت جو ۲۵ سال سے کم عمر یا دوسرے لحاظ سے پندرہ سال سے کم عمر کے ہیں صرف میں اکیلا یا میرے چند ساتھی نہیں کر سکتے ہمیں ہر گھر کی تطہیر کرنی پڑے گی تاکہ ہر گھر میں پرورش پانے والا خدا کا سپاہی بنے اور اس کی رضا کو حاصل کرنے والا ہو۔ ہمیں ہر محلہ، ہمیں ہر قصبہ ہمیں ہر شہر کی پاکیزگی کے سامان پیدا کرنے پڑیں گے تاکہ اسی ماحول میں وہ نسل پیدا ہو جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت اور ناموس پر اپنی جانیں اور اپنے اوقات اور اپنی عزتیں اور اپنے اموال خرچ کرنے والے ہوں اور قربان کرنے والے ہوں۔

شاید مجھے یوں کہنا چاہیئے کہ پہلے بڑوں کی تربیت کرنا ضروری ہے۔ تا ان کے ذریعہ سے ان چھوٹوں کی تربیت کی جا سکے۔ جن پر بڑی ہی اہم ذمہ داریاں عنقریب پڑنے والی ہیں۔ یاد رکھیں اگر ہم نے اس میں غفلت برتی تو ہم پر خدا کا غضب نازل ہوگا اور ایک اور قوم پیدا کی جائے گی جو خدا کے وعدوں کی وارث بنے گی۔ پس

اپنی جانوں کی فکر کرو

اور ان ذمہ داریوں کے نباہنے کے لئے تیار ہو جاؤ جو الٰہی منشاء کے مطابق ایک سکیم کے ماتحت میں آپ پر ڈالنے والا ہوں۔ اور جن کے متعلق انشاء اللہ تعالیٰ اور اسی کی توفیق سے آئندہ خطبات میں میں اپنے خیالات کا اظہار کروں گا۔

روزانہ پروگرام فضل عمر تعلیم القرآن کلاس ۱۹۶۷ء

یہ پروگرام اس لئے شائع کیا جا رہا ہے تا طلبہ اس کے لئے تیاری کر کے آئیں نیز احباب اس سے اس کلاس کی افادیت کا اندازہ کر سکیں گے۔

۴ — ۵-۱۵	نماز فجر و تلاوت قرآن کریم
۵-۱۵ — ۶-۰۰	ورزش جسمانی
۶-۰۰ — ۶-۴۵	ناشتہ
۷-۰۰ — ۷-۴۵	حدیث نبوی (ریاض الصالحین نصف اول)
۷-۴۵ — ۸-۱	قرآن کریم (ابتدائی چار پارے)
۸-۴۵ — ۹-۵	قرآن کریم پارہ پنجم و ششم)
۹-۱۵ — ۹-۴۵	درس کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام
۹-۴۵ — ۱۰-۳۰	علمی تقاریر
۱۰-۳۰ — ۱۱-۰۰	قواعد صرف و نحو
۱۱-۰۰ — ۱۲-۰۰	مطالعہ کتب و اخبارات
۱۲-۱۵ — ۱-۰۰	کھانا دوپہر
۱-۰۰ — ۴-۴۵	نماز ظہر۔ آرام اور ذاتی مطالعہ
۵-۰۰ — ۵-۱۵	نماز عصر
۵-۱۵ — ۵-۴۵	مشق تقاریر
بعد نماز مغرب	مجلس عرفان میں شمولیت

(نائب ناظر اصلاح و ارشاد)

قرآن مجید

ارضِ مقدس ——— اور ——— یہود نا مسعود

—(از افاضات حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ)—

یہود پر ذلت

اللہ فرماتا ہے:-

ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ أَيْنَ مَا ثُقِفُوا إِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللَّهِ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَبَاءُوا بِغَضَبٍ مِّنَ اللَّهِ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ط (آلِ عمران آیت ۱۱۳)

ترجمہ:- اُن پر (یہود پر) ذلت نازل کی گئی ہے۔ سوائے اس کے کہ وہ اللہ کے کسی عہد کی یا لوگوں کے کسی عہد کی پناہ میں آجائیں (پھر اس ذلت سے بچ سکتے ہیں) اور وہ اللہ کے غضب کے مورد بن گئے ہیں اور بے بسی کی حالت ان کے ساتھ لازم کر دی گئی ہے۔ تفسیر صغیر)

نوٹ: خدا تعالیٰ کے اس کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ یہود نامسعود کے گندے افعال کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے اُن پر ذلت کی مار ماری ہے اور یہ پیشگوئی فرمائی ہے کہ وہ اپنی حکومت قیامت تک نہ بنا سکینگے (المسکنۃ) بشرطیکہ ۱۔ مسلمان ہو جائیں ۲۔ مسلمانوں سے کوئی عہد کریں ۳۔ یا کسی اور قوم کی پناہ میں آجائیں۔ (تو حکومت بنالینگے۔ لیکن عارضی ہوگی)

پیشگوئی

اللہ فرماتا ہے:- فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ الْآخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِيفًا (بنی اسرائیل آیت ۱۰۵)

ترجمہ:- اور پھر جب آخری وعدہ کا وقت آئیگا (عذاب کے پورا ہونے کا) تو ہم تم سبکو جمع کرکے وہاں لے آئینگے

حاشیہ میں حضور نے لکھا ہے۔ یعنی یہود کو فلسطین میں تیسری دفعہ لائیں گے۔ اس پیشگوئی کے مطابق بنی اسرائیل آجکل فلسطین پر قابض ہو گئے ہیں۔

... کرتا ہے کہ پوری دنیا جانتی ہے کہ یورپین وغیرہ اقوام کی پشت پناہی (وحبل من الناس) یہود کو حاصل تھی اور اب بھی ہے۔ جس کے نتیجہ میں عین قرآن مجید کی پیشگوئی کے مطابق یہ مغضوب قوم ارض مقدس پر قابض ہوئی ہے۔

کیا مسلمانوں کو مایوس ہونا چاہیئے

اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے۔ وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِن بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ

إِنَّ فِي هَٰذَا لَبَلَاغًا لِّقَوْمٍ عَابِدِينَ ۝ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ (سورۃ الانبیاء آیت ۱۰۶ تا ۱۰۸)

ترجمہ:- اور ہم نے زبور میں کچھ نصیحتیں کرنے کے بعد یہ لکھ چھوڑا ہے کہ ارض مقدس کے وارث میرے نیک بندے ہوں گے۔ اس (مضمون) میں ایک پیغام ہے اُس قوم کے لئے جو عبادت گزار ہے۔ اور ہم نے تجھے دنیا (جہان) کے لئے صرف رحمت بنا کر بھیجا ہے سیدنا حضرت مصلح موعود اس مقام پر تفسیر صغیر میں فرماتے ہیں ۱۔ یعنی مسلمانوں کو اس سے سبق لینا چاہیئے۔ اگر فلسطین لینا چاہتے ہیں تو نیک بنیں ۲۔ یعنی بے شک آخری ایام میں ایک دفعہ یہودی فلسطین پر قابض ہو جائیں گے۔ مگر مسلمانوں کو مایوس نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ ان کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم رحمت ہو کر آیا ہے۔ ... کے ساتھ تعلق ... ان کو کھائے میں نہیں ڈالے گا۔

فخر رسل کی دُعا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ قُلْ رَبِّ احْكُم بِالْحَقِّ ط وَرَبُّنَا الرَّحْمَٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ ۔ (سورۃ الانبیاء آیت ۱۱۳)

(اس وحی کے آنے پر محمد رسول اللہ نے فرمایا) اے میرے رب تو حق کے مطابق فیصلہ کر دے اور ہمارا رب تو رحمٰن ہے (اور) اے کافرو جو تم باتیں کرتے ہو۔ ان کے خلاف اسی سے مدد مانگی جاتی ہے)

اس مقام پر حاشیہ میں حضرت اقدس نے تحریر فرمایا ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے مسلمانوں کے لئے پہلے ہی دعا کروا دی ہے کہ خدا تعالیٰ فلسطین ان کو دے اور ان کی صداقت ثابت کر دے ہمیں یقین کامل ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کبھی رد نہیں ہوگی اور دنیا اس کا قبول ہونا اپنی آنکھوں سے دیکھے گی نہ روس اسرائیل کو فائدہ دے گا نہ امریکہ (تفسیر صغیر)

قرآن مجید کی مندرجہ بالا آیات مبارکہ کی اُن تصریحات پر جو ہمارے پیارے مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمائی ہیں۔ عالم احمدیت کا ایمان ہے اور ہم بفضلہ تعالیٰ ایسے وقت میں جبکہ بظاہر دشمن کو بعض اقوام کی پوشیدہ ملی بھگت کے نتیجہ میں زبردست کامیابی ہوئی ہے۔ خدا تعالیٰ کے ان وعدوں پر پورا پورا یقین رکھتے ہیں اور اعلان کرتے ہیں کہ قرآن مجید کی یہ پیشگوئی بالآخر سچی ثابت ہوگی اور دنیا کی تمام طاقتیں مل کر بھی اسکے رستہ میں روک پیدا نہیں کر سکیں گی اسلام اور مسلمانوں کا ہی انشاء اللہ بول بالا ہوگا۔

پس شرط یہ ہے۔ إِنَّ فِي هَٰذَا لَبَلَاغًا لِّقَوْمٍ عَابِدِينَ

یعنی مسلمانوں کو اس مقصد کے حصول کے لئے نیک بننا چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل وکرم سے یہ وعدہ کا دن جلد لائے (اور ہماری ...

حدیث نبوی

اللہ تعالیٰ کی نظر اشکال و اموال کی بجائے قلوب و اعمال پر ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى صُوَرِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ وَلَٰكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ (مسلم)

ترجمہ:- حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے لوگو! اللہ تعالیٰ تمہاری ظاہری شکل وشباہت اور تمہارے دنیاوی مال ومتاع کی طرف نہیں دیکھتا بلکہ وہ تو تمہارے قلوب اور اعمال کی طرف دیکھتا ہے۔

تشریح:- اس حدیث شریف میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے شروع میں اللہ تعالیٰ کی دو نعمتوں کا ذکر فرمایا ہے جن کی انسان کو قدر کرنی چاہیئے... ... ... لیکن دنیا میں کئی دفعہ دیکھنے میں آتا ہے کہ یہی نعمتیں انسان کے لئے وبال جان ثابت ہوئیں۔ ظاہری شکل وصورت کو لے کر بعض اقوام اپنے آپ کو دوسری اقوام پر برتر ثابت کرتی ہیں جیسا کہ امریکہ میں گورے کالے کا اختلاف ہے ایسے ہی دنیا کے بعض اور خطوں میں بھی یہ اختلاف پایا جاتا ہے۔

دوسری چیز دنیوی اموال ہے چنانچہ اس کی وجہ سے بھی آج کل کے زمانہ کو دیکھ لو کہ دولتمند اقوام غیر دولتمند اقوام کو ہر وقت ہڑپ کرنے کی سوچ بچار رہتی ہیں جیسا کہ ہم روزانہ آئے دن اخباروں میں روس امریکہ وغیرہ کے حالات پڑھتے ہیں کہ کس طرح یہ حکومتیں دوسری چھوٹی اقوام پر اپنا تسلط جمائے ہوئے ہیں۔

اس حدیث سے مراد ایک، یہ بھی نکل سکتی ہے کہ جسمانی حسن اور خوبصورتی عموماً مستورات میں فتنہ کی بنیاد بنتی ہے اور مال وغیرہ مردوں میں فتنہ کا موجب ہوتا ہے۔

تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان دو چیزوں کو بیان کرکے یہ بات ہمارے ذہن نشین فرمائی ہے کہ کسی انسان کی قدر وقیمت کو پرکھنے کے لئے اللہ تعالیٰ ہمارے حسن وجمال اور مال ومتاع کی طرف ہرگز نہیں دیکھتا بلکہ جو اس مال کو صحیح استعمال میں لاکر اعمال صالحہ بجا لاتا ہے اور دل میں تقویٰ اللہ پیدا کرتا ہے۔

اسی مضمون کی طرف اللہ تعالیٰ سورہ حج میں قربانیوں کے ضمن میں یوں اشارہ فرماتا ہے

لَن يَنَالَ اللَّهَ لُحُومُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا

وَلَٰكِن يَنَالُهُ التَّقْوَىٰ مِنكُمْ

كَذَٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا

اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ وَبَشِّرِ

الْمُحْسِنِينَ ۝

(سورۃ حج آیت ۳۸)

ترجمہ: (یاد رکھو) کہ ان قربانیوں کے گوشت اور خون ہرگز اللہ تعالیٰ تک نہیں پہنچتے۔ لیکن تمہارے دل کا تقویٰ اللہ تعالیٰ تک پہنچتا ہے۔ درحقیقت اس طرح اللہ تعالیٰ نے ان قربانیوں کو تمہاری خدمت میں لگا دیا ہے تاکہ تم اللہ تعالیٰ کی ہدایت کی وجہ سے اس کی بڑائی بیان کرو۔ اور تو اسلام کے احکام کو پوری طرح ادا کرنے والوں کو بشارت دے۔

اس ضمن میں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ یہ جو آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ انسان کے قلب اور اس کے اعمال کی طرف دیکھتا ہے اس سے صرف یہی مراد نہیں کہ قیامت کے دن حساب کتاب میں انہی چیزوں کو وزن حاصل ہوگا بلکہ ان الفاظ میں یہ اشارہ کرنا مقصود ہے کہ اس دنیا میں بھی حقیقی دلمان دلی جذبات اور داخلی احساسات اور جوارح کے اعمال کو حاصل ہوتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جس قوم کے افراد کو یہ نعمت حاصل ہو جائے اس کی ترقی کو کوئی طاقت روک نہیں سکتی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"نجات کے متعلق جو عقیدہ قرآن شریف سے مستنبط ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ نجات نہ تو صوم سے ہے نہ صلوٰۃ سے نہ زکوٰۃ سے اور صدقات سے بلکہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل پر منحصر ہے جس کو دعا حاصل کرتی ہے اسی لئے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ کی دعا سب سے اول تعلیم فرمائی ہے کیونکہ جب یہ دعا قبول ہو جاتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے جس سے اعمال صالحہ کی توفیق ملتی ہے۔ کیونکہ جب انسان کی دعا جو سچے دل اور خلوص نیت سے ہو قبول ہوتی ہے تو پھر نیکی اور اس کے شرائط ساتھ خود ہی مرتب ہو جاتے ہیں۔" (ملفوظات جلد ۶ صفحہ ۹۰)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخِ اسلام

جماعتی اور دینی کاموں میں رازداری کا ایک سنہری واقعہ

غزوۂ قریظہ کے موقع پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کا محاصرہ کیا۔ تو یہودیوں نے حضرت ابولبابہؓ کو قلعہ میں بلایا کہ آپ سے مشورہ کر کے اپنے مستقبل کے متعلق کوئی فیصلہ کریں۔ کیونکہ ان کے خاندان سے پرانے حلیفانہ تعلقات کی بناء پر انہیں حضرت ابولبابہ پر اعتماد تھا۔ اور خیال تھا کہ وہ ضرور ہماری بہتری کی کوئی بات کریں گے۔ حضرت ابولبابہ قلعہ میں پہنچے تو یہودان کے جذبہ رحم کو اپیل کرنے کے لئے اپنے بیوی بچوں کو جو رو پیٹ رہے تھے ان کے سامنے لے گئے۔ حضرت ابولبابہ نے ان کو مشورہ دیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے منشاء مبارک کے مطابق چلو اسی میں تمہاری بہتری ہے اور ساتھ ہی اپنے گلے کی طرف اشارہ کر کے انہیں یہ بات سمجھائی کہ اگر ایسا نہ کرو گے تو قتل کر دیئے جاؤ گے یہ اشارہ انہوں نے یہود کے سنگین جرائم اور مسلمانوں کے ساتھ جنگ کے دوران عہد شکنی کی وجہ سے اپنے اجتہاد سے کیا کیونکہ وہ یہی خیال کرتے تھے کہ ایسے جرائم کی سزا قتل ہی ہے۔ کرنے کو تو اشارہ کر گئے لیکن واپسی پر جب یہ خیال آیا کہ میرا یہ اشارہ رازداری کے منافی ہے۔ اور اس طرح اشارہ کر کے میں خدا اور اس کے رسول کے ساتھ ایک گونہ خیانت کا مرتکب ہوا ہوں۔ تو گھبرا گئے اور سوچنے لگے کہ مجھے اس کی تلافی کی کوئی صورت کرنی چاہیئے اور اپنے خیال سے ہی تلافی کی یہ صورت ان کے ذہن میں آئی کہ سیدھے مسجد نبوی میں پہنچے اور ایک موٹی زنجیر لے کر مسجد کے ستون کے ساتھ اپنے آپ کو باندھ دیا اور کہا کہ جب تک اللہ تعالےٰ کے حضور میری توبہ قبول نہ ہو گی اور میرا گناہ معاف نہ ہو گا اسی طرح بندھا رہوں گا۔ سات آٹھ روز اسی طرح بندھے رہے صرف نماز اور حوائج بشری سے فراغت کے لئے آزاد ہوتے اور فارغ ہوتے ہی ان کے حکم کے ماتحت ان کی لڑکی پھر اسی طرح باندھ دیتی غم کی وجہ سے کھانا پینا بالکل چھوٹ گیا مسلسل فاقہ کشی اور اذیت برداشت کرنے کی وجہ سے صحت پر بہت برا اثر پڑا کان بہرے ہوگئے اور بینائی میں بھی فرق آگیا۔ کئی بار بے ہوش ہو کر گرتے مگر جان کی انہیں کوئی پرواہ نہ تھی صرف یہ خیال تھا کہ کسی طرح گناہ کی تلافی ہو جائے۔ آخر اللہ تعالےٰ نے آپ کی توبہ قبول فرمائی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کا اعلان کیا تو صحابہ کھولنے کے لئے آئے مگر آپ نے نہ فرمایا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب تک خود نہ کھولیں گے میں بدستور بندھا رہوں گا خواہ جان کیوں نہ چلی جائے۔ آخر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خود تشریف لائے اور اپنے دستِ مبارک سے ان کو آزاد کیا اس پر آپ اس قدر خوش ہوئے اور کہا کہ اب تمام گھر بار چھوڑ کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر رہوں گا۔ اور اپنا تمام مال صدقہ کرتا ہوں، مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے صرف ایک ثلث کی اجازت دی۔

(مسند احمد بن حنبل جلد ۳ صفحہ ۴۵۲)

اس واقعہ میں رازداری کے احساس کے علاوہ ان لوگوں کے لئے بھی ایک سبق مضمر ہے جو نہ صرف خود کسی جرم کے مرتکب ہونے کے بعد اس کی سزا سے محفوظ رہنے کے لئے طرح طرح کے حیلے سوچتے ہیں اور اپنی غلطی کو مختلف قسم کی تاویلات کے ذریعہ سے صحیح ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں بلکہ دوسروں کے جرائم پر بھی پردہ ڈالنے کی ناجائز سعی کرتے ہیں۔

شکریہ احباب اور درخواست دعا

والد بزرگوار چوہدری عبدالرحمن صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ ملتان کو اللہ تعالےٰ کے خاص فضل اور حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ اور جماعت کے دیگر بزرگوں اور دوستوں کی دعاؤں کے طفیل شفا عطا فرمائی ہے۔

بہت سے دوستوں نے خطوط اور ٹیلیفون کے ذریعہ عیادت فرمائی ہے سر دست بندہ فرداً فرداً جواب نہیں دے سکتا۔ فرداً فرداً جواب لکھ دوں گا۔ بذریعہ اخبار سب سے پہلے اللہ تعالےٰ کا بے حد شکر ادا کرتا ہوں اور پھر حضور اقدس و دیگر تمام دوستوں بزرگوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے والد صاحب کی صحت کے لئے دعائیں فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ ان کو جزائے خیر دے۔ ابھی والد صاحب کمزوری بہت ہے احباب دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

(عبدالرحیم احمد سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ۔ ملتان)

حقائق و نکات

علامہ اقبال مرحوم کی نمائندگی

اڈیٹر چٹان شورش صاحب فرماتے ہیں :-

"ایڈیٹر چٹان کو پسماندگان احرار ہونے پر فخر ہے۔ ...... علامہ اقبال کے بارے میں فرمایئے کہ ان کے ارشادات پر آپ کے جوابات کیا ہیں۔ (ارشادات پر جوابات ملاحظہ ہو ناقل) شورش کاشمیری اس وقت احرار کی نہیں اقبال کی نمائندگی کر رہا ہے۔ جواب مرحمت فرمایئے ....."

(چٹان ۶/۶/۶۷ء صفحہ ۲)

سوال پیدا ہوتا ہے کہ مولوی حسین احمد مدنی اور آزاد کے حاشیہ بردار پسماندگان احرار کو علامہ اقبال مرحوم کی نمائندگی کا حق کس نے دیا ہے؟

علامہ اقبال مرحوم نے تو پاکستان کے تمام حروف پ۔ا۔ک۔س۔ت۔ا۔ن بنائے اور احرار کا یہ دعوےٰ ہے کہ کوئی مائی کا لال پاکستان کی "پ" بھی نہیں بنا سکتا۔

چہ نسبت خاک را با عالمِ پاک

احسان فراموش

شورش صاحب لکھتے ہیں :-

"تاثنا ہمیں معلوم ہے کہ بیرزائی افسروں کی لادین کھیپ سے رابطہ پیدا کر کے خفی و جلی بنیادوں پر جھوٹی رپورٹیں اور بے اصل تبصرے کرنے کے عادی ہر میر انکوائری رپورٹ میں سی آئی ڈی کے مراسلے اس امر کا بین ثبوت ہیں۔ ہماری گرفتاری میں بھی بروایت ان مرزائی افسروں کی ذریت کا ہاتھ تھا۔"

(چٹان ۶/۶/۶۷ء صفحہ ۲)

شورش صاحب کا حافظہ خراب ہے۔ چٹان کے گزشتہ پرچے نکالیں جن میں آپ نے صرف ایک جیل سپرنٹنڈنٹ کی تعریف کی ہے یعنی میجر سید حبیب اللہ شاہ صاحب مرحوم کی۔ اور وہ احمدی تھے کیا یاد آیا یا حوالے کی ضرورت ہے؟

زبان و بیان

شورش صاحب فرماتے ہیں :-

"ایڈیٹر چٹان ہر مرزائی مصنف، شاعر اور مبلغ کی تحریر و تقریر میں زبان و بیان کے اعتبار سے کئی پشتوں تک اصلاح دے سکتا ہے۔"

اس کو کہتے ہیں ڈینگ مارنا۔ اگر ایڈیٹر چٹان اپنی اور اپنی آئندہ نسل کی اصلاح کرے تو یہی کافی ہے۔ ورنہ ان کی آنے والی پشتیں ایک دوسرے سے پوچھا کریں گی کہ ہمارا جدِ امجد کیا تھا؟ اور کوئی جواب نہیں ہو گا۔ رہا زبان و بیان کا معاملہ تو ابوالکلام آزاد کے چند فقرے۔ ظفر علی خاں کی کچھ ترکیبیں اور عطاء اللہ شاہ بخاری کی پھبتیں رٹ لینے سے تو کوئی استاد نہیں بن جاتا۔ اور پھر آپ کی زبان و بیان کا ایک نمونہ ملاحظہ فرمایئے۔

"لاہوری ہفت روزہ کے توشہ خانے میں بھی بول و براز ہے"

(چٹان ۶/۶/۶۷ء صفحہ ۲)

کیا پاک زبان و بیان ہے؟ سبحان اللہ۔ احمدیوں کی سات پشتیں بھی ایسی زبان و بیان نہیں لکھ سکتے۔

روح ہو بے جان تو پھر تن میں جاں کس کام کی ؎ اے خضر ہو مردہ حیات جاوداں کس کام کی
اب اگر بولے تو ہم جانیں کہ زندہ ہے خدا ؎ بولتا تھا وہ پرانی داستاں کس کام کی
پھر ہے بسم اللہ مجریھا و مرسٰہا کا وقت ؎ جو نہ طوفانوں میں ہو کشتی رواں کس کام کی

(تنویر)

---

۴ آنکھیں اور ہمارے جگر ٹھنڈے ہوں۔ آمین ثم آمین

خاکسار محمد حنیف (امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ)

عالمِ عیسائیت

عیسائیت پر صدر کونڈا کی تنقید

مملکت زیمبیا کے صدر مسٹر کونڈا ابھی حال ہی میں پاکستان تشریف لائے تھے انہوں نے یہاں صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان سے باہمی دلچسپی کے امور پر تبادلۂ خیالات کیا۔ ان کے دورۂ پاکستان کے اختتام پر ایک مشترکہ اعلامیہ بھی جاری کیا گیا۔ فی الوقت ہم مسٹر کونڈا کے سیاسی نظریات یا اہم عالمی مسائل کے متعلق ان کے نقطۂ نظر اور افکار کے بارہ میں کچھ نہیں کہنا چاہتے۔ وہ مشترکہ اعلامیہ سے ظاہر ہیں۔ جو حال ہی میں اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ البتہ فی الوقت اسلام اور عیسائیت کے بارہ میں آپ کے نظریات پر روشنی ڈالنا ہمارے مدنظر ہے۔

صدر کونڈا مذہباً عیسائی ہیں لیکن بحیثیت مذہب وہ عیسائیت سے مطمئن نہیں ہیں۔ برخلاف اس کے وہ اسلام کی خوبیوں کے دل سے معترف ہیں۔ عیسائیت سے عدم اطمینان کا اظہار اور اسلام کی خوبیوں کا اعتراف انہوں نے اپنے ایک خط میں کیا ہے جو انہوں نے آج سے کچھ عرصہ قبل اپنے ایک قدیمی دوست ریورنڈ کولن موریس (Rev. Colin Morris) کے نام لکھا تھا۔ یہ خط کینیا (مشرقی افریقہ) سے شائع ہونے والے اخبار "سنڈے نیشن" کے ۲۵ ستمبر ۱۹۶۶ء کے شمارہ میں شائع ہوا تھا۔ مسٹر کولن موریس جیسا کہ ان کے نام سے ظاہر ہے۔ عیسائی پادری ہیں اور "دی یونائیٹڈ چرچ آف زیمبیا" کے پریذیڈنٹ ہیں۔ اس میں انہوں نے لکھا:

"افریقہ میں آج جس چیز کو بحال کرنے کی ضرورت ہے وہ ہے انسان کی فطری اچھائی اور خوبی پر اعتماد و انحصار کا جذبہ

اگرچہ تمام لوگوں میں سے بالخصوص آپ (یعنی پادری کولن موریس) سے یہ بات کہنی کارِ دارد ہے تاہم اس کے کہنے کے سوا چارہ بھی نہیں کہ میں اس بات پر یقین رکھتا ہوں کہ عیسائیت کی بعض اقسام نے جو انسان کے پیدائشی طور پر گناہگار دل سیاہ کار ہونے پر زور دیتی ہیں۔ اہلِ افریقہ کے لئے میراث کے طور پر جو تحفہ چھوڑا ہے وہ ہمارے لئے رحمت سے زیادہ لعنت کا موجب ثابت ہوا ہے۔

مجھے اس بات میں شبہ ہے کہ عیسائی مشنریوں کے آنے سے قبل افریقہ کے لوگ واقعی دُکھ اور مصیبت سے آشنا تھے۔ آپ میری اس بات سے کسی غلط فہمی کا شکار نہ ہوں۔ میرا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ قبل ازیں وہ زندگی کے صدمات سے دوچار نہ ہوئے تھے یا یہ کہ کبھی انہیں غم سے واسطہ نہ پڑا تھا۔ یا یہ کہ وہ کبھی سرگردان و دلگیر نہ ہوئے تھے۔ میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اہلِ افریقہ نے عیسائی مشنریوں کی آمد سے قبل دُکھ اور مصیبت کو ایک مسلک اور اندازِ زیست کے طور پر کبھی نہ اپنایا تھا۔ اور یہی وہ بات ہے جو ایک ناقص مذہب (یعنی عیسائیت ناقل) نے انہیں سکھائی

خدا کا شکر ہے کہ ہم کچھ نہ کچھ عیسائیت کے بہترین پہلو سے بھی مستفید ہوئے ہیں۔ میں خود اس سے مستفید ہونے والوں میں سے ایک ہوں۔ اس لئے مجھ سے اس غلطی کا ارتکاب ممکن نہیں کہ میں عیسائیت کے تعمیری کردار کا انکار یا اس کی مذمت کروں۔ اس کے باوجود میں یہ محسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ افریقہ میں اسلام کے بڑھتے ہوئے اثر کا راز اس امر میں مضمر ہے کہ اسلام ایک ایسا مذہب ہے کہ جو خدا پر انحصار اور بھروسہ کا انکار کئے بغیر لوگوں میں اپنے آپ پر بھی اعتماد اور بھروسہ کرنے کے جذبہ کو مستحکم بناتا ہے۔ یہ ایک جنگجویانہ، قومی عصبیت اور عدم رواداری کا حامل مذہب ہے (؟) پھر بھی یہ ایک ایسا مذہب ہے جو انسانوں کے لئے ہے۔ کیا عیسائیت بھی انسانوں کا مذہب کہلا سکتی ہے؟"

(انگریزی ترجمہ "سنڈے نیشن" ۲۵ ستمبر ۱۹۶۶ء)

مملکت زیمبیا کے صدر جناب کینتھ کونڈا نے خود عیسائی ہونے کے باوجود اپنے ہی ملک کے ایک مقتدر پادری کے نام ایک خط میں عیسائیت کے متعلق جن خیالات کا اظہار کیا ہے وہ نہایت درجہ اہمیت کے حامل ہیں۔ ان کے اس بے لاگ اظہار خیال سے یہ امر عیاں ہوئے بغیر نہیں رہتا کہ افریقہ میں عیسائیت کیوں ناکام ہو رہی ہے اور اس کی بجائے وہاں اسلام کیوں کامیاب ہوتا اور غالب آتا جا رہا ہے۔ انہوں نے جہاں ایک طرف عیسائیت کے ایک بنیادی نقص کی نشان دہی کر کے اس کی پُرزور مذمت کی ہے وہاں دوسری طرف اسلام کی ایک لازوال خوبی کو پیش کر کے اس کی فضیلت کا کھلے دل سے اعتراف کیا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ انہوں نے اسلام کی ایک بنیادی خوبی کو سراہنے کے ساتھ ساتھ اسے جارحیت قومی عصبیت اور عدم رواداری کا مذہب قرار دیا ہے جو ہرگز بھی درست نہیں۔ لیکن بہر حال وہ مذہباً عیسائی ہیں اور اس بنا پر اسلام کی اصل تعلیم اور اس کی بے مثال و لازوال خوبیوں سے پورے طور پر آگاہ نہیں ہیں کیونکہ ان کے سامنے اکثر و بیشتر اسلام کی وہی تصویر ہے جو پادری وہاں پیش کرتے رہے ہیں۔ لہذا ان کی طرف سے حقیقت کے بالکل متضاد یا برو اظہار خیال چنداں قابلِ لحاظ نہیں۔ اس میں وہ بڑی حد تک معذور و بے قصور ہیں لیکن خود واقف حال عیسائی ہوتے ہوئے انہوں نے عیسائیت کے جس بنیادی نقص کی طرف توجہ دلائی ہے۔ وہ واقعی ایک خطرناک نقص ہے جس سے خود اللہ تعالیٰ کی ذاتِ بے ہمتا اور اس کی پیدا کردہ انسانیت پر حرف آئے بغیر نہیں رہتا۔ عیسائیت کا وہ بنیادی نقص یہ ہے کہ عیسائیت ہر انسان کو پیدائشی طور پر گنہگار مانتی ہے اور یہی وہ بنیادی نقص ہے جس پر کفارہ اور الوہیت مسیح ایسے باطل عقائد کی عمارت تعمیر کی گئی ہے۔

صدر کونڈا نے موروثی گناہ کے باطل عقیدہ پر نکتہ چینی کر کے اور اسے اہلِ افریقہ کے لئے رحمت کی بجائے لعنت سے تعبیر کر کے عیسائیت کی بنیاد پر جو کاری ضرب لگائی ہے وہ دراصل فطرت کی آواز ہے۔ ان کا یہ اظہار خیال ایک اور ثبوت ہے اس امر کا کہ افریقہ میں عیسائیت ناکام ہو چکی ہے۔ اور یہ کہ وہاں بالآخر اسلام ہی غالب آ کر رہے گا؛

قطعات

وراۓ زندگی اِک زندگی ہے
جو یکسر نور ہے تابندگی ہے
حصول اُس کا ہے توفیقِ خدا سے
جہانِ فانی اُسے پائندگی ہے

زمانے نے مرا پنہاں نہ دیکھا
جہانِ سوز و سازِ جاں نہ دیکھا
نگہ اُلجھی رہی رنگِ قبا میں
تہِ رنگِ قبا انساں نہ دیکھا

سید احمد اعجاز

مستشرقین یورپ کے اسلام پر اعتراضات

تحویل قبلہ کے واقعہ پر اعتراض

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پہلے بیت المقدس کی طرف مُنہ کر کے نمازیں ادا فرمایا کرتے تھے چنانچہ تیرہ سال تک مکّی زندگی میں اور اس کے بعد مدینہ تشریف لے جانے کے بعد بھی سولہ سترہ مہینوں تک حضورؐ بیت المقدس کی طرف ہی منہ کر کے نمازیں ادا فرماتے رہے۔ آخر ایک دن جبکہ حضورؐ نماز پڑھا رہے تھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تحویل قبلہ کے بارہ میں وحی نازل ہوئی۔ حضورؐ نے حالت نماز میں ہی بیت اللہ کی طرف مُنہ پھیر لیا۔ جب صحابہ رضی اللہ عنہم نے دیکھا تو انہوں نے بھی فوراً اپنا رُخ خانہ کعبہ کی طرف کر لیا۔ اس دن سے مسلمان بیت اللہ شریف کی طرف مُنہ کر کے نمازیں پڑھتے ہیں۔

یورپ کے بعض مستشرقین نے جن میں ریورنڈ ہیری اور سیل پیش پیش ہیں یہ لکھا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم مکّی زندگی میں خانہ کعبہ کی طرف مُنہ کر کے نماز پڑھا کرتے تھے لیکن مدینہ آکر وہ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نمازیں پڑھنے لگے۔ انہوں نے یہ اعتراض کیا ہے کہ مدینہ آ کر حضرت رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اپنا قبلہ بدل لیا لیکن جب یہ غرض پوری نہ ہوئی یعنی یہودیوں کی خوشنودی حاصل نہ ہو سکی تو پھر اپنا قبلہ خانہ کعبہ کو قرار دے لیا۔

یہ اعتراض سراسر غلط ہے تاریخی اعتبار سے یہ ثابت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکّی زندگی میں بیت المقدس کی طرف مُنہ کر کے نماز پڑھتے رہے حالانکہ مکہ معظمہ میں تو کوئی یہودی نہ تھے جنہیں خوش کرنا مطلوب تھا۔ اگر نعوذ باللہ لوگوں کو خوش کرنا ہی مطلوب تھا تو پھر تو مکہ میں آپ کو بیت اللہ کو قبلہ بنانا چاہیئے تھا اور مدینہ منورہ میں تشریف لے جا کر بیت المقدس کی طرف مُنہ کر کے نماز پڑھنی چاہیئے تھی مگر معاملہ اس کے بالکل برعکس ہے۔ اہلِ مکہ میں سے جو لوگ مسلمان ہوئے وہ صدیوں سے بیت اللہ کو ایک مقدس مقام مانتے چلے آتے تھے اس لئے ان کے لئے یہ ایک بہت بڑا ابتلا تھا کہ انہیں بیت المقدس کی طرف مُنہ کر کے نماز پڑھنے کیلئے کہا جائے۔ اور مدینہ منورہ میں یہود کا زور تھا جو بیت المقدس سے وابستہ تھے۔ لہٰذا اگر یہودیوں کی خوشنودی مطلوب تھی تو مدینہ آکر مسلمانوں کو بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنی چاہیئے تھی لیکن ہوا یہ کہ مکہ میں آپؐ نے بیت المقدس کی طرف رُخ کر کے اور مدینہ آکر الٰہی حکم کے نزول کے بعد خانہ کعبہ کی طرف مُنہ کر کے نماز پڑھی جس سے لوگوں کی خوشنودی کو مدنظر رکھنے کا اعتراض بالکل باطل ہو جاتا ہے۔

پس حق یہ ہے کہ یہ تبدیلی مکہ اور مدینہ دونوں جگہ لوگوں کے لئے بڑے ابتلاء کا موجب تھی۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بھی اس واقعہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً" یعنی تحویل قبلہ کا واقعہ ہدایت یافتہ لوگوں کے سوا باقی سب کے لئے ایک بڑی بھاری آزمائش تھی۔

(خ - ل)

مخالفین کے اعتراضات

کیا کوئی نبی بھی نئی شریعت لے کر نہیں آیا؟

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعویٰ اُمتی نبی ہونے کا تھا جس کا مطلب یہ ہے کہ آپؑ کسی نئی شریعت کے حامل نہیں ہیں اور آپؑ کو کمالاتِ نبوت محض آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے طفیل اور حضورؐ کا امتی ہونے کی وجہ سے ہی حاصل ہوئے۔ چنانچہ آپؑ خود فرماتے ہیں:۔

"میری مراد نبوت سے یہ نہیں کہ مَیں نعوذ باللہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مقابل پر کھڑا ہو کر نبوت کا دعوےٰ کرتا ہوں یا کوئی نئی شریعت لایا ہوں صرف مراد میری نبوت سے کثرتِ مکالمت و مخاطبتِ الٰہیہ ہے جو آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے حاصل ہے۔"

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۸)

ایک اور جگہ حضورؑ رقم فرماتے ہیں:۔

"بعض افرادِ امتِ محمدیہ کہ جو کمال عاجزی اور تذلّل سے آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی متابعت اختیار کرتے ہیں اور خاکساری کے آستانہ پر پڑ کر بالکل اپنے نفس سے گئے گزرے ہوتے ہیں خدا ان کو فانی اور ایک مصفّا شیشہ کی طرح پا کر اپنے رسولِ مقبول کی برکتیں ان کے وجود بے نمود کے ذریعہ سے ظاہر کرتا ہے اور جو کچھ منجانب اللہ ان کی تعریف کی جاتی ہے یا کچھ آثار اور برکات اور آیات ان سے ظہور پذیر ہوتی ہیں حقیقت میں مرجع تام ان تمام تعریفوں کا اور مصدرِ کامل ان تمام برکات کا رسول کریمؐ ہی ہوتا ہے اور حقیقی اور کامل طور پر وہ تعریفیں اسی کے لائق ہوتی ہیں اور وہی ان کا مصداقِ اتم ہوتا ہے۔"

(براہین احمدیہ جلد سوم صفحہ ۲۴۲-۲۴۳)

بعض مخالفین نے حضورؑ کے اس دعوے پر جب اعتراض کیا اور کوئی گنجائش نہ دیکھی تو انہوں نے تمام امتِ محمدیہ کے عقیدہ کے خلاف ایک نیا اور عجیب و غریب نظریہ پیش کیا اور وہ یہ کہ:۔

"کوئی نبی بھی نئی شریعت لے کر نہیں آیا تمام انبیاء ایک ہی پیغام کو مختلف زبانوں اور زمانوں میں دہراتے رہے ہیں۔" (حرفِ محرمانہ)

یہ نیا نظریہ جو بعض مخالفین نے اب پیش کیا ہے بالبداہت غلط اور باطل ہے اور قرآن کریم پر عدم تدبّر کا نتیجہ ہے۔ قرآن کریم تو صاف اور واضح الفاظ میں یہ فرماتا ہے کہ

مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا

(البقرہ ع ۱۳)

یعنی اگر ہم کوئی آیت منسوخ کرتے ہیں یا اسے لوگوں کے ذہنوں سے فراموش کر دیتے ہیں تو اس منسوخ شدہ آیت سے بہتر آیت لے آتے ہیں یا فراموش کردہ آیت کے مثل آیت لاتے ہیں۔

اس آیت سے ثابت ہے کہ

(۱) قرآن مجید کے ذریعے سے پہلی شریعتوں کے بعض احکام کو منسوخ کر دیا گیا ہے۔

(۲) بعض ابدی صداقتوں کو جو لوگوں نے فراموش کر دی تھیں قرآن مجید نے پھر تازہ کیا ہے اور انہیں دہرایا ہے۔

چنانچہ یہ ایک امر واقع ہے جس سے کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا کہ حلت و حرمت سے متعلق موسوی احکام میں سے بعض کو قرآنِ کریم نے دہرایا ہے اور انہیں تازہ کیا ہے مگر بعض احکام کو منسوخ کر دیا ہے مثلاً بعض چیزوں کو موسوی شریعت میں حرام قرار دیا گیا ہے مگر قرآن مجید نے انہیں حلال ٹھہرایا ہے جیسے مالِ غنیمت اور سوختنی قربانی وغیرہ۔ لہٰذا یہ نظریہ سراسر باطل ہے کہ کوئی نبی بھی نئی شریعت لے کر نہیں آیا۔

(خ - ل)

"ہمارا صرف ایک ہی رسول ہے اور صرف ایک ہی قرآن شریف اس رسولؐ پر نازل ہوا ہے جس کی تابعداری سے ہم خدا کو پا سکتے ہیں۔ آجکل فقراء کے نکالے ہوئے طریقے اور گدی نشینوں اور سجادہ نشینوں کی سیفیاں اور دعائیں اور درود اور وظائف یہ سب انسان کو مستقیم راہ سے بھٹکانے کا آلہ ہیں۔ سو تم اُن سے پرہیز کرو۔ ان لوگوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم الانبیاء ہونے کی مہر کو توڑنا چاہا گویا اپنی الگ ایک شریعت بنالی ہے۔ تم یاد رکھو کہ قرآن شریف اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی پیروی اور نماز روزہ وغیرہ جو مسنون طریقے ہیں ان کے سوا خدا کے فضل اور برکات کے دروازے کھولنے کی اور کوئی کنجی ہے ہی نہیں۔ بھولا ہوا ہے وہ جو ان راہوں کو چھوڑ کر کوئی نئی راہ نکالتا ہے۔ ناکام مرے گا وہ جو اللہ اور اس کے رسولؐ کے فرمودہ کا تابعدار نہیں بلکہ اَور اَور راہوں سے اُسے تلاش کرتا ہے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ جلد پنجم صفحہ ۱۲۵)

دوائی فضل الٰہی اولاد نرینہ کیلئے مفید و مجرب نسخہ مکمل کورس ۱۲ روپے دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ ربوہ

اقوامِ عالم کی سترہویں اسمبلی کے صدر معظم ہز ایکسیلینسی الحاج ڈاکٹر سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی تصدیق ــــ طبیہ عجائب گھر سے یونانی ادویہ اعلیٰ قسم کی دستیاب ہوتی ہیں۔

طبیہ عجائب گھر اعلیٰ پیمانے پر خدمتِ خلق بجالاتا ہے۔ اور رفاہِ عام کا ایک اہم شعبہ ہے۔

سونے کی گولیاں ۔ پیشاب کی امراض فاسفیٹ یوریٹ البیومن اور تسکین کے لئے مفید اور جسم کو فولاد کی طرح مضبوط بنا دیتی ہیں۔ ہر موسم میں یکساں مفید معتدل بیش قیمت مرکب ایک ماہ کورس سولہ روپے۔ فہرست ادویہ کارڈ آنے پر مفت

ملنے کا پتہ :- طبیہ عجائب گھر امین آباد ضلع گوجرانوالہ

ضروری اعلان برائے مربیان و معلمین

مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ مربیان و معلمین اصلاح وارشاد سے اس بات میں تعاون چاہتے ہیں کہ یہ احباب خدام الاحمدیہ کی تربیت کا خیال رکھیں اور ان سے چندہ کی وصولی کے لئے عہدہ داروں کو توجہ دلاتے رہیں اور اپنی نگرانی میں وصول شدہ رقم مرکز میں بھجواتے رہیں۔

تمام مربیان اور معلمین آئندہ اس امر کو بھی اپنے فرائض میں شامل سمجھیں اور اس بارہ میں اپنی کارکردگی کا رپورٹ میں ذکر کیا کریں۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

تعلیم القرآن کلاس کا نصاب

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یکم جولائی ۱۹۶۷ء سے ایک ماہ کے لئے شروع ہونے والی فضل عمر تعلیم القرآن کلاس کا کورس حسب ذیل منظور فرمایا ہے۔ شریک ہونے والے دوستوں کی آگاہی کے لئے اسے شائع کیا جاتا ہے۔ تاکہ طلبا اسکے مطابق تیاری کرکے آئیں۔

نمبر شمار	نام مضمون	کورس
۱	قرآن کریم	پہلے چھ پارے مع ترجمہ و تفسیر
۲	حدیث	ریاض الصالحین نصف اول اسکے علاوہ طلباء چالیس جواہر پارے اور نبراس المومنین کا خود مطالعہ کرینگے
۳	کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام	نزول المسیح
۴	قواعد صرف و نحو	خلاصۃ النحو مصنفہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۵	علمی تقاریر	علمائے سلسلہ کی بیس علمی تقاریر کے علاوہ ہر جمعرات کو طلباء کے سوالات کے جوابات دیئے جایا کریں گے۔
۶	مشق تقاریر	روزانہ حسب گنجائش استاد کی نگرانی میں طلبہ تقریر کی مشق کرینگے مستورات کے لئے لجنہ میں انتظام ہوگا۔
۷	مطالعہ اخبارات و کتب	طلبہ خلافت لائبریری سے استفادہ کریں گے مستورات لجنہ اور جامعہ نصرت کی لائبریریوں سے فائدہ اٹھائیں گی۔
۸	مجلس عرفان	حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجالس عرفان میں باقاعدہ شمولیت طلباء ان تمام مضامین اور تقاریر کے نوٹس لیں گے۔ کتب ہمراہ لانے کی کوشش کریں۔ کاپیاں قیمتاً یہاں سے مل سکیں گی

علاوہ ازیں سیر و ورزش کا بھی پروگرام ہے۔ بزرگان سلسلہ سے تعارف بھی شامل ہے۔ اس کلاس میں شمولیت کرنے کے لئے جن احباب کو دفتر کی طرف سے اجازت ہوگی۔ ان میں سے بیرونی جماعتوں سے آنیوالوں کے قیام و طعام کا انتظام بذمہ مرکز سلسلہ ہوگا

(نائب ناظر اصلاح وارشاد)

اسلامی اصول کی فلاسفی کے پہلے ایڈیشن کی فوری ضرورت

نظارت اصلاح وارشاد کو اسلامی اصول کی فلاسفی کا پہلا ایڈیشن جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت میں شائع ہوا تھا درکار ہے۔ جس دوست کے پاس یہ ایڈیشن موجود ہو تو وہ مہربانی فرما کر نظارت ہذا کو اطلاع دیں۔ ایک ماہ کے لئے عاریتہً اس کی ضرورت ہوگی۔ نظارت ہذا اسلامی اصول کی فلاسفی شائع کرنا چاہتی ہے۔ موجودہ ایڈیشن کا پہلے ایڈیشن کے ساتھ مقابلہ کرنا ضروری ہے۔

ناظر اصلاح وارشاد)

برائے فروخت

ایک مکان دس مرلہ میں مشتمل بر دو کمرہ جات نلکہ بجلی لگی ہوئی۔ پانی بالکل میٹھا اسٹیشن اور غلہ منڈی سے ۲ منٹ کے فاصلہ پر۔ محلہ دار الرحمت وسطی میں قابل فروخت ہے رہن یا قبضہ پر بھی دیا جاسکتا ہے۔

ملنے اور خط وکتابت کا پتہ :- (۱) چوہدری عنایت اللہ صاحب ڈکریا سٹور گولبازار ربوہ (۲) عبدالرحیم خان مکان نمبر ۱۳۹۹ وڈا ویڑہ اندرون بھاٹی گیٹ لاہور

هو الشافی

قادیان دارالامان سے

جناب ملک صلاح الدین صاحب ایم اے مؤلف "اصحاب احمد" چار خورد کی اکسیر دو (Pains Cure) منگواتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں :- "ایک صاحب ۶۹ سالہ کو کمر درد کی شدید تکلیف نصف سال سے تھی امرتسر سے بھی علاج کرایا گیا دور نہ ہوئی تھی Pains Cure ...... سے آرام آگیا"۔

جناب ملک صاحب موصوف کی ۱۲ سال پرانی نقرس کی تکلیف کو بھی اس دوا کے ذریعہ آرام آیا ہے آپ بار بار خدمتِ خلق کے جذبہ کے تحت "پینز کیور" منگوا کر لوگوں کا علاج کرتے رہتے ہیں اور دردوں کے علاج میں بفضلہ تعالیٰ باقاعدہ ڈاکٹروں سے زیادہ کامیاب ہیں۔

نوٹ :- جوڑوں اور اعصاب کی دردوں کی دوا Pains Cure کے علاوہ ایسی ہی تیرہ ۱۳ اکسیریں اور بھی ہیں ہر اکسیر مکمل کورس (۱۰ خوراک) کی قیمت ۱۰/- ہے باقی ۱۳ اکسیریں ان امراض کے لئے ہیں ۔ بواسیر۔ دمہ۔ زکام۔ نزلہ (حلق سے اخراج) ینکیسر۔ کان بہنا۔ پرانے کھرے اور میز مگس معدہ ناسور درد شکم۔ تبخیر معدہ۔ مزمن درد سر۔ لیکوریا۔ بانجھ پن۔ بذریعہ وی پی ۱۱/۵۰ بذریعہ منی آرڈر ۱۰/-

● کیورٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۲۵ کمرشل بلڈنگ مال لاہور ● ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

ٹائم ٹیبل یونائیٹڈ بس سروس سرگودہا

نمبر سروس	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
روانگی از سرگودہا برائے لاہور	۳-۳۰ صبح	۴-۳۰	۵-۳۰	۶-۳۰	۷-۱۵	۸-۰۰	۸-۴۵	۹-۳۰	۱۰-۳۰	۱۱-۳۰	۱۲-۱۵ دوپہر	۱-۰۰	۱-۳۰	۲-۱۵	۳-۱۵
روانگی از لاہور برائے سرگودہا	۳-۲۰	۴-۰۰	۵-۲۰	۶-۲۰	۷-۱۵	۸-۳۵	۹-۰۰	۱۰-۱۵	۱۱-۱۵	۱۲-۵ دوپہر	۱-۱۵	۲-۱۵	۳-۱۵	۳-۵۲	۶-۰۰
روانگی از سرگودہا برائے گوجرانوالہ	۵ بجے صبح	۵ بجے	روانگی گوجرانوالہ تا سرگودہا						۹-۲۰	۲-۳۰ سہ پہر	(منیجر)				

ضرورت

ایک صاحب بعمر ۶۵ سال بطور ریٹائرڈ ہیڈ عربک انگلش ٹیچر ۲۵ سالہ اور ممالک بیرون میں تبلیغ کا بارہ سالہ تجربہ ہے دسویں تک پڑھا سکتے ہیں ضرورتمند احباب رابطہ قائم کریں نیز جماعت کی تربیت میں بھی معاون ثابت ہو سکتے ہیں ۔ (م۔ ن/ ۷ منیجر الفضل ربوہ)

خوبصورت اور مضبوط دانت جدید ترین طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں دانت بغیر درد کے نکالے جاتے ہیں۔ دانتوں کی جملہ امراض کا علاج کیا جاتا ہے **ڈاکٹر شریف احمد پراناڈہ چنیوٹ**

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز و صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے جارہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے (۳) وصیت کنندگان اور سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۷۸۰

میں نصرت جہاں بیگم زوجہ ملک بشیر احمد قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۹۰ ٹمپل روڈ مزنگ سٹریٹ ڈاک خانہ لاہور ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۱/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں:۔

زیورات:۔

۱۔ کڑے طلائی وزنی ۹ تولے قیمت -/۱۰۸۰ روپے
۲۔ لچھے طلائی وزنی ۲½ تولے قیمت -/۳۰۰ روپے
۳۔ گلوبند طلائی وزنی ۲½ تولے قیمت -/۳۰۰ روپے
۴۔ کنگھی دو عدد وزنی ۲ تولے قیمت -/۲۴۰ روپے
۵۔ جھمکے طلائی جوڑی ۲ تولے قیمت -/۲۴۰ روپے
۶۔ بالیاں ا جوڑی ½ تولے قیمت -/۳۰ روپے
۷۔ نقد مبلغ -/۱۰۰۰ روپے
۸۔ پرائز بانڈ مالیتی -/۲۰۰ روپے
۹۔ حق مہر وصول ہو چکا ہے جو کہ مبلغ پانچ صد روپے ہے

-/۳۳۹۰

میں مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں۔ اگر زندگی میں کوئی مزید جائداد پیدا کرلوں تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز بوقت وفات میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ مجھے اس وقت کوئی آمد نہیں۔ اگر زندگی میں کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اس کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی رہوں گی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے

الامۃ:۔ بقلم خود نصرت جہاں بیگم
گواہ شد:۔ ریاض قدیر خان بیت الظفر ربوہ
گواہ شد:۔ محمد لطیف کارکن دفتر وصیت ربوہ۔

مسل نمبر ۱۸۷۸۱

میں ڈاکٹر محمد یوسف خان ولد ڈاکٹر یعقوب خان قوم بنگش پٹھان پیشہ اسلامی لیکچرار عمر ۶۰ سال بیعت پیدائشی ساکن ڈسٹرائٹ ڈاک خانہ ڈاکٹرائٹ صوبہ مچیگن امریکہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰ رجنوری ۱۹۶۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

۱۔ پاکستان میں میرا ایک مکان ہے جس کا رقبہ تعدادی ۷ مرلہ ہے مشتمل ۳ منزل پختہ ہے واقعہ محلہ کھوکھراں شہر جہلم ہے جس کی مالیت قریباً پچاس ہزار روپیہ ہے۔ اس کے علاوہ کوئی دیگر منقولہ یا غیر منقولہ جائداد پاکستان میں میری نہیں ہے۔

۲۔ میرا ایک مکان واقعہ ۱۶۳ فرینڈ پارک مشتمل ۹ کمرہ جات ہے واقعہ شہر ڈیٹرائیٹ امریکہ ہے جو میری بیوی کی ملکیت ہے اور اس کی قیمت تقریباً دس ہزار ڈالر (یا پچاس ہزار روپیہ) ہے لیکن قانون مروجہ ھذا امریکہ کے مطابق میری وفات کے بعد اس مکان کی وارث میری بیوی ہوگی۔ اور کسی دیگر وارث کا اس میں کوئی حق نہ ہوگا۔

میں اپنی جائداد مذکورہ بالا کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اس کے علاوہ یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ اس کے علاوہ اگر کوئی مزید جائداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

۳۔ اس وقت میری ماہوار آمد کوئی نہیں ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ میں دائم المریض ہوں اور کوئی کام کرنے کے قابل نہیں ہوں۔ اگر اس کے بعد میری آمد شروع ہو گئی تو اس میں سے ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو باقاعدہ ادا کرتا رہوں گا۔

یہ کہ میری وفات کے بعد جو کچھ ترکہ ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ (شرط اول ۵۰/۳ والے)

العبد:۔ ڈاکٹر محمد یوسف خان ولد ڈاکٹر یعقوب خان۔ ۱۶۳ فرینڈ پارک۔ ہائی لینڈ پارک ۳ مچ۔ یو۔ ایس۔ اے
گواہ شد:۔ محمد اشرف بقلم خود ولد چوہدری صادق علی صاحب۔ ۱۶۳ فرینڈ پارک ہائی لینڈ پارک ۳ مچ۔ یو۔ ایس۔ اے۔
گواہ شد:۔ عباس احمد خان۔ ۱۶۳ فرینڈ پارک ہائی لینڈ پارک ۳ مچ۔ یو۔ ایس۔ اے۔

دن ہو یا رات

معدہ اور پیٹ کی ناگہانی تکالیف کے لئے!

تریاقِ معدہ مؤثر علاج ہے

ایک شیشی گھر میں ضرور رکھئے

قیمت فی شیشی ایک روپیہ، دو روپیہ، چار روپیہ فی سیر بتیس روپیہ

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ فون نمبر ۳۳ ربوہ

کالی دوا

فولاد اور جڑی بوٹیوں کا سفوف
جگر، پتہ اور تلی کی تمام امراض
یرقان، ضعف جگر، بھس، کمی خون
ہاتھ پاؤں چہرہ پر سوجن اور چہرہ کی زردی وغیرہ کا خدا تعالیٰ کے فضل سے سو فیصدی کامیاب اور مکمل علاج ہے۔
قیمت فی شیشی، تولہ ۳ روپے
دواخانہ رحمت ربوہ

الفضل

میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں عمارتی لکڑی دیار کیل پڑتل چیل کافی تعداد میں موجود ہے
ضرورت مند احباب ہمیں خدمت کا موقع دیکر مشکور فرمائیں،
لائل پور ٹمبر سٹور رسا جاہ روڈ۔ لائل پور فون نمبر ۳۸۰۸

ہر قسم کا چمڑا، کینوس کے ٹرنک، سوٹ کیس، ہولڈال ہینڈ بیگ، سامان سیڈلری، سفر کی ضروریات کا سامان اور جہیز میں دینے والے تحائف وغیرہ خریدنے کے لئے ہمارے شوروم میں تشریف لائیں
ایم الٰہی بخش حسین بخش ۱۳۱۔ انار کلی لاہور،

قابل اعتماد سروس
سرگودہا سے سیالکوٹ
عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی
کی آرام دہ بسوں میں سفر کریں، (مینیجر)

احباب ہمیشہ
اپنی قابل اعتماد سروس
پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لاہور
کی
آرام دہ بسوں پر سفر کریں۔ (مینیجر)

رشید اینڈ برادرز سیالکوٹ کے
نئے ماڈل کے چولہے
بلحاظ اپنی خوبصورتی مضبوطی تیل کی بچت اور افراط حرارت دنیا بھر میں بے مثال ہیں۔
اپنے شہر کے ہر بڑے ڈیلر سے طلب فرماویں،

تریاقِ اٹھرا اٹھرا کے علاج کیلئے کورس ۱۵/ روپے نور نظر اولاد نرینہ کیلئے کورس ۲۵/ روپے خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ، ربوہ

گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

۱۷ر جون ۱۹۶۷ تا ۲۳ جون ۱۹۶۷ء

(۱) سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت گزشتہ ہفتہ کسی قدر ہائی بلڈ پریشر اور دوران سر کی تکلیف کی وجہ سے ناساز رہی اب طبیعت پہلے کی نسبت بفضلہ تعالیٰ بہتر ہے۔
احباب حضور ایدہ اللہ کی شفائے کاملہ دعاجلہ اور صحت و سلامتی کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

(۲) حضور ایدہ اللہ نے مورخہ ۲۳ر جون کو مسجد مبارک میں تشریف لاکر نماز جمعہ پڑھائی۔ خطبہ جمعہ کے آغاز میں حضور نے احباب کو یہ خوشخبری سنائی کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یورپ میں جماعت احمدیہ کی طرف سے تعمیر ہونے والی پانچویں مسجد بھی مکمل ہو گئی ہے جس کے افتتاح کے لئے ۲۲ر جولائی کی تاریخ مقرر کی گئی ہے۔ حضور نے بتایا کہ وہاں کے دوستوں نے حضور کی خدمت میں درخواست کی ہے کہ حضور خود وہاں تشریف لے جاکر مسجد کا افتتاح فرمائیں۔ حضور نے جملہ احباب جماعت کو تحریک فرمائی کہ وہ ان ایام میں خصوصیت سے دعائیں کریں کہ اگر یہ سفر مقدر ہو تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اسے پوری طرح بابرکت بنائے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کی عظمت و جلال کے اظہار توحید خالص کے قیام اور غلبہ اسلام کے حق میں اس کے نہایت شاندار نتائج ظاہر فرمائے۔

بعد ازاں حضور نے تعمیر بیت اللہ کے ۲۳ مقاصد کی روشنی میں احباب جماعت کو ان کی اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے احباب کو شرک کی سب راہوں کو کلیتہً چھوڑنے اور توحید خالص کو اپنی زندگیوں میں قائم کرنے کی پرزور تلقین فرمائی حضور نے فرمایا کہ توحید کے قیام میں ایک بڑی روک بدعات اور رسوم ہیں حضور نے احباب جماعت کو اور علی الخصوص احمدی مستورات کو مخاطب فرماتے ہوئے انہیں تلقین فرمائی کہ وہ بدعات اور رسوم کو ختم کرنے کا تہیہ کریں۔ حضور نے بدعات و رسوم کے خلاف جہاد کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا ہم نے ہر ملک اور ہر شہر کے ہر احمدی گھرانے میں بدعات اور رسوم کو ختم کرنا ہے تا شرک کی تمام راہوں کا سد باب ہو اور توحید خالص کا قیام کما حقہٗ عمل میں آسکے۔

(۳) مورخہ ۱۷ر جون کو مسجد مبارک میں بعد نماز مغرب علمی تقاریر کا اجلاس منعقد ہوا جس میں سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ نے بنفس نفیس شرکت فرما کر صدارت کے فرائض سرانجام دیئے۔ اور احباب کو ایک مختصر لیکن نہایت اہم خطاب سے نوازا۔ اس اجلاس میں علی الترتیب محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے اسلام اور مسلمانوں کی ترقی کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیں۔ اور خدائی بشارتیں۔ کے موضوع پر محترم چوہدری محمد علی صاحب ایم اے پروفیسر تعلیم الاسلام کالج نے "پیشگوئی" ایک مشرقی طاقت اور کوریا کی نازک حالت" کے ظہور پر اور محترم ملک غلام فرید صاحب ایم اے ایڈیٹر تفسیر القرآن (انگریزی) نے روس میں تبلیغ اسلام کے موضوع پر ٹھوس اور پر مغز تقاریر فرمائیں۔ آخر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے غلبہ اسلام کی خدائی بشارتوں کے ظہور سے متعلق احباب کو ان کی اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے انہیں غلبہ اسلام کی راہ میں کسی بھی قربانی سے دریغ نہ کرنے اور متعدد الحاح سے دعائیں کرنے کی تلقین فرمائی۔

(۴) مورخہ ۲۱ر جون کو لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام مسجد مبارک میں محترم مولانا ابوالعطاءؔ صاحب فاضل کی زیر صدارت وسیع پیمانہ پر جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا جس میں علماء سلسلہ نے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی پُر معارف تحریرات کی روشنی میں سرور کائنات فخر موجودات خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتہائی اعلیٰ و ارفع مقام اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بے مثال قوت قدسی پر روشنی ڈال کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ اور سیرت مقدسہ کے متعدد واقعات اور پہلو بیان کئے۔ محترم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم اے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیدا کردہ معاشرتی انقلاب" کے موضوع پر مکرم جناب نسیم سیفی صاحب نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بلند مقام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظر میں" کے موضوع پر مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور امن عالم" کے موضوع پر اور محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور تربیت اولاد" کے موضوع پر ایمان افروز تقاریر فرمائیں۔

(۵) مبلغ اسپین مکرم کرم الٰہی صاحب ظفر اسپین واپس جانے کے لئے مورخہ ۱۵ر جون کو ربوہ سے روانہ ہوئے۔ احباب نے آپ کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔ آپ لاہور اور کراچی ہوتے ہوئے اسپین روانہ ہوئے ہیں۔ احباب آپ کے بخیریت منزل مقصود پر پہنچنے اور بیش از پیش خدمات دینیہ کی توفیق ملنے کے لئے دعا کریں!

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

جانسن کوسیجن ملاقات

نیویارک ۲۴ر جون۔ کل نیوجرسی میں گلاسبرو کے مقام پر روسی وزیراعظم مسٹر کوسیجن اور امریکہ کے صدر جانسن کے درمیان مشرق وسطیٰ کی صورت حال اور دیگر عالمی مسئلوں پر پانچ گھنٹہ تک بات چیت ہوئی۔ ان کی ملاقات کل پھر ہوگی۔ ملاقات کے بعد مسٹر کوسیجن نے کہا ہمیں اتنے زیادہ مسئلوں پر بات چیت کرنا تھی کہ ایک دن میں ان سب پر تبادلہ خیال مکمل نہ ہو سکا اس لئے ہم نے پھر ملاقات کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ صدر جانسن نے کہا کہ مسٹر کوسیجن کے ساتھ میری بات چیت بہت اچھی اور مفید رہی ہم دونوں کو ایک دوسرے کے خیالات سے آگاہ ہونے کا موقع ملا۔ انہوں نے کہا نیویارک میں روسی وزیر خارجہ مسٹر گرومیکو اور امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈین رسک اپنی بات چیت جاری رکھیں گے۔

شاہ حسین جنرل اسمبلی سے خطاب کریں گے

نیویارک ۲۴ر جون۔ اردن کے شاہ حسین پیر کے روز ۲۶ر جون جنرل اسمبلی سے خطاب کریں گے۔ وہ آج رات عمان سے نیویارک پہنچ رہے ہیں۔

روسی صدر نے صدر ناصر سے بات چیت مکمل کر لی

قاہرہ ۲۴ر جون۔ روس کے صدر مسٹر پوڈگورنی نے جو دو روز قبل ماسکو سے قاہرہ پہنچے تھے۔ کل صدر ناصر سے اپنی بات چیت مکمل کر لی وہ آج اپنے وطن واپس روانہ ہو رہے ہیں۔

جنرل اسمبلی میں مزید بحث

نیویارک ۲۴ر جون۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے مشرق وسطیٰ کی صورت حال پر کل بھی بحث جاری رکھی۔ متحدہ عرب جمہوریہ کے نمائندے جناب محمد الکونی نے اسرائیل پر الزام لگایا کہ اس نے مقبوضہ علاقوں کے بہت سے عرب باشندوں کو ان کے گھروں سے نکال دیا ہے۔ اس نے جارحیت کا ارتکاب کر کے اور بعد ازاں ظلم و ستم کا بازار گرم رکھ کے اقوام متحدہ کے ساتھ سخت حقارت کا برتاؤ کیا ہے انہوں نے مطالبہ کیا کہ جنرل اسمبلی جارحانہ حملہ کرنے پر اسرائیل کی مذمت کرے۔

انہوں نے زور دیا کہ عرب باشندوں کو ان کے گھروں سے نہ نکالا جائے جنہیں نکال دیا گیا ہے انہیں واپس بلا کر ان کے گھروں میں پھر سے آباد کیا جائے۔ اور ان کے نقصان کا معاوضہ ادا کیا جائے۔

کیوبا۔ پولینڈ۔ رومانیہ اور افغانستان کے نمائندوں نے بھی اپنی تقاریر میں اسرائیل کو جارح قرار دے کر اس کی مذمت کرنے اور مقبوضہ علاقوں سے اسرائیلی فوجوں کو فوراً اور بلا شرط واپس بلانے کا مطالبہ کیا ہے۔

تیل کا ٹینک تباہ!

عدن ۲۴ر جون۔ عدن میں عرب جمہوریت پسندوں نے کل فائرنگ کر کے برطانوی پٹرول کمپنی کا تیل کا ۱۷ ہزار گیلن کا سب سے بڑا ٹینک تباہ کر دیا۔ جس سے فضا میں گلیوں میں ۶ سے ۸ آٹھ انچ تیل جمع ہو گیا ہے۔

۳۰ر جون کو بینک بند رہیں گے

راولپنڈی ۲۴ر جون۔ ایک سرکاری اعلان کے مطابق ہفتہ یکم جولائی کو جو بنک تعطیل ہونے والی تھی وہ اب جمعہ ۳۰ر جون کو ہوگی۔

اسرائیلی جارحیت کی مذمت

پراگ ۲۴ر جون۔ چیکوسلواکیہ کی پارلیمنٹ میں امور خارجہ کی کمیٹی نے کل اپنے اجلاس میں عربوں کے خلاف اسرائیلی جارحیت کی مذمت کی